S_1997_1_451_453

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1997 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر

ریاست ہریانہ اور دیگران

بنام۔

مس اجے والیا

7 جولائی 1997

کے۔رامسوامی اور ڈی۔پی۔وادھوا، جسٹس ز

سروس کا قانون:

تقرری-4 خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لیے درخواست-ماتحت سروس سلیکشن بورڈ 28 امیدواروں کی فہرست تیار کرتا ہے اور تقرری کے لیے ان کی سفارش کرتا ہے-8 امیدواروں کی کسی خاص حلقے میں تقرری کے لیے سفارش کی جاتی ہے-سرکل انچارج کے ذریعے واپس کیا جاتا ہے جس میں کہا جاتا ہے کہ کوئی ضرورت نہیں ہے-ایک امیدوار ہائی کورٹ سے رجوع کرتا ہے-اپنی تقرری کے لیے منڈمس جاری کیا جاتا ہے-اپیل ہونے پر، بورڈ کو ہائی کورٹ کے مطلوبہ حکم سے زیادہ امیدواروں کی سفارش کرنے کا اختیار نہیں ہے جو کہ غیر قانونی ہے-1982 میں کیا گیا انتخاب-1995 میں دائر تحریری درخواست غیر معمولی تاخیر-بار بار کی گئی نمائندگی رٹ فائل کرنے کے لیے بنائے نالش پیش نہیں کرتی ہے۔درخواست۔

بھارت کا آئین-آرٹیکل 226:

تحریری دائرہ اختیار-جب ضرورت سے زیادہ تاخیر ہو تو اس کا استعمال نہ کیا جائے۔حکام کو بار بار کی جانے والی نمائندگی تحریری درخواست دائر کرنے کے لیے بنائے نالش نہیں بتاتی ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1997 کی دیوانی اپیل نمبر 4455۔

1995 کے سی۔ڈبلیو۔پی نمبر 12474 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ 15.10.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے بی۔ایس۔چاہر اور پریم ملہوترا۔

مدعا علیہ کی طرف سے بی۔ایس۔گپتا اور آر۔این۔ورما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔ہم نے فریقین کے وکلاء کوسنا

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہے، جو 15 اکتوبر 1996 کوسی ڈبلیو پی نمبر۔12474/95 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ جون 1980 میں محکمہ آبپاشی میں سب ڈویژنل کلرک کی چار آسامیوں کو پر کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ماتحت سروس سلیکشن بورڈ نے ان عہدوں کا اشتہار دیا۔چار امیدواروں کے انتخاب کے بجائے،اس نے نومبر 1982 میں 28 امیدواروں کی فہرست تیار کی اور تقرری کے لیےان کی سفارش کی۔ہاتھن کنڈ پروکیورمنٹ سرکل میں تقرری کے لیے مدعا علیہ سمیت آٹھ امیدواروں کی سفارش کی گئی تھی۔سپرنٹنڈنٹ انجینئر نے 3 نومبر 1982 کو سلیکشن بورڈ کوایک خط لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ پروکیورمنٹ سرکل نے کسی امیدوار کی بھرتی کے لیے درخواست نہیں کی تھی اور وہ کوئی تقرری نہیں کرسکتے تھے،اسی کے مطابق انہوں نے تقرری کی درخواست واپس کردی۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدعا علیہ وقتاً فوقتاً مختلف حکام کو درخواستیں دے رہا ہے لیکن وہ کوئی نتیجہ اخذ کرنے میں ناکام رہا ہے۔اس کے نتیجے میں،سب ڈویژنل کلرک کے عہدے پر تقرری کے لیے مینڈمس کی رٹ جاری کرنے کے لیے اکتوبر 1996 میں رٹ پٹیشن دائر کی گئی۔عدالت عالیہ نے رٹ پٹیشن کی اجازت دی اور ریاست کو ہدایت دی کہ وہ اپیل کنندہ کو ریاست ہریانہ کے کسی بھی محکمے میں ایس ڈی سی کے عہدے پر فوری طور پر مقرر کرے۔عدالت عالیہ نے اخراجات کی مقدار بھی 10, 000 روپے مقرر کی۔اس طرح،خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل عدالت عالیہ کے حکم کو چیلنج کرتی ہے۔

حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ مطالبہ صرف چار امیدواروں کی بھرتی کے لیے کیا گیا تھا۔سروس سلیکشن بورڈ کے پاس 28 امیدواروں کا انتخاب کرنے اور تقرری کے لیے مختلف محکموں کو ان کے ناموں کی سفارش کرنے کا کوئی اختیار اور دائرہ اختیار نہیں تھا۔ان حالات میں، جب سپرنٹنڈنٹ انجینئر ہاتھن کنڈ سرکل نے مدعا علیہ سمیت 8 امیدواروں کی تقرری کا مطالبہ نہیں کیا تھا،تو انہوں نے صحیح طور پر تسلیم نہیں کیا اور یہ کہتے ہوئے فہرست بورڈ کو واپس کردی کہ وہ کوئی تقرری نہیں کرسکتے کیونکہ پہلے سے کام کر رہے ایڈہاک سب ڈویژنل کلرک نے ان کی برطرفی کے خلاف عدالت عالیہ سے روک حاصل کر لی تھی۔ان حالات میں، عدالت عالیہ کی طرف سے جاری کردہ سپرنٹنڈنٹ انجینئر کو مدعا علیہ مقرر کرنے کی ہدایت واضح طور پر غیر قانونی ہے۔مزید برآں، انتخاب 1982 میں کیا گیا تھا اور 1995 میں،یعنی بے حد تاخیر کے بعد، رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔مختلف حکام کو بار بار دی جانے والی نمائندگیاں رٹ پٹیشن دائر کرنے کے لیےاس کی نئی

کارروائی پیش نہیں کرتی ہیں۔عدالت عالیہ کا رٹ پٹیشن پرغور کرنا اور اس کی اجازت دینا مکمل طور پر بلا جواز ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔رٹ پٹیشن مسترد کر دی گئی ہے۔بنا اخرجات کے۔

جی۔این۔

اپیل منظور کی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
I am the author of this document

03.08.24